۷۸۶

رسالہ

شرح حدودِ کسب

از

حضرت مولنا مولوی سید خدا بخش صاحب رشدی مدظلہ

باہتمام

جناب سید جلال صاحب۔ ڈرل ماسٹر وظیفہ یاب

(من احفاد حضرت سید جلال الدین بخاریؒ)

زیر نگرانی

منتظم دارالاشاعت کتب سلف الصالحین جمعیۃ مہدویہ (ہند)

دائرہ مشیرآباد حیدرآباد دکن

مطبع ابراہیمیہ

Khuda Bakhsh Library
Acc. No. 17721
22/1/81

U297.63 E296K
17721

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا واضح ہو کہ حضرت امامنا مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم خدا اور کلام خدا سے کسب معاش یعنے روزی حاصل کرنیکے دس حدود متعین فرمائے ہیں جو مندرجۂ ذیل نقل شریف میں مذکور ہیں :۔

ملّایاں سوال کردند کہ شما کسب را حرام میگوئید میرانؑ فرمودند کہ مومن را کسب حلال است مومن باید و در قرآن تامل باید کرد کہ مومن کرا می گویند (انصاف نامہ باب ۸)

نقلست حضرت میرانؑ رضکسے پرسید کسب کردن چونست حضرت میران علیہ السلام فرمودند اول مومن باید باز پرسید کسے مومن شدہ بکند حضرت میرانؑ فرمودند کسے را مقام پیغمبرانؑ باشد شاید کہ بکند حدہا داشتن تواند باز پرسید حدہا چیست حضرت میران علیہ السلام فرمودند اول توکل بر خدائے بکند نظر بر کسب نکند دوم پنج وقتہ نماز با جماعت بگذارد سوم ذکر دوام کند چہارم حرص نہ کند قوت لایموت و ستر عورت پنجم عشر کما حقہٗ ادا کند ششم صحبت بندگان خدائے بکند ہفتم ملامت ہمیشہ بر ذات خود کند ہشتم ہر دو وقت نگہدارد یعنے از نماز فجر تا طلوع آفتاب و از نماز عصر تا عشا نہم بعد بانگ نماز کار کردن روا نیست اگر کند آں کسب

ملّاؤں نے حضرت مہدیؑ سے سوال کیا کہ آپ کسب کو حرام فرماتے ہیں؟ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ مومن کے لئے کسب حلال ہے مومن ہونا چاہیئے اور قرآن میں غور سے دیکھنا چاہیئے کہ مومن کس کو کہتے ہیں۔

نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ سے کسی نے پوچھا کہ کسب یعنے روزی کی تدبیر کرنا کیسا ہے حضرتؑ نے فرمایا پہلے مومن ہونا چاہیئے پھر اس نے پوچھا کہ کوئی شخص مومن ہو کر کسب کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جس شخص کو پیغمبروں کا مقام حاصل ہو شاید وہ کسب کرے تو کسب کے حدود کو برقرار رکھ سکے گا پھر سائل نے پوچھا کہ کسب کے حدود کیا ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا پہلی حد یہ کہ خدا پر بھروسہ کرے کسب پے نظر نہ کرے دوسری حد یہ کہ پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تیسری حد یہ کہ ہمیشہ ذکر خدا میں رہے چوتھی حد یہ کہ حرص نہ کرے اتنی غذا جس سے زندگی برقرار رہ سکے اور اتنا کپڑا جس سے ستر عورت ہو سکے (سر سے زانو کے نیچے تک تن ڈھانک سکے) اسی پر اکتفا کرے پانچویں حد یہ کہ جو کچھ رزق خدا دے اس کا دسواں حصہ پورا خدا کی راہ میں خرچ کرے چھٹی حد یہ کہ بندگان خدا کی صحبت میں رہے ساتویں حد یہ کہ ہمیشہ اپنی ذات

حرام شود و ہم بزبان دروغ نگوید ہر چہ در قرآن آمدہ است بجا آرد و تمام از نہی پرہیز (حاشیہ شریف صہ ۴)

پر دوامت کرے آٹھویں حد یہ کہ دونو وقتوں کی حفاظت کرے یعنی نماز فجر سے طلوع آفتاب تک اور نماز عصر سے عشا تک یاد خدا میں مشغول رہا کرے نویں حد یہ کہ اذان کے بعد کام کرنا جائز نہیں ہے اگر کرے تو وہ کسب حرام ہوگا دسویں حد یہ کہ جھوٹ نہ بولے اور جو کچھ قرآن میں آیا ہے بجا لاوے اور جو باتیں منع کی گئی ہیں ان سے پرہیز کرے۔

(شرح) کسب کی پہلی حد یہ ہے کہ خدا پر بھروسہ کرے کسب پر نظر نہ کرے، اس باب میں فرمان خدا ہے

وان کنتم اٰمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین (جز ۱۱ رکوع ۱۴) — اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم مسلمان ہو۔

پس توکل علی اللہ یعنے اللہ پر بھروسہ کرنا شریعت کے رو سے اس معنیٰ میں فرض ہے کہ وجیہ جائز شرعی سے کسی اپنے مطلوب کو حاصل کرنیکی تدبیر یا اس کے ارادے میں کامیابی کا بھروسہ خدا کی ذات پر کرے اپنی سمجھ اور قوت پر یا کسی اور شخص کی مدد و معاونت پر نظر نہ کرے اور از روے طریقت توکل علی اللہ فرض اس معنیٰ میں ہے کہ طالب دیدار خدا ہو اور ذات و صفات خدا کو پانے کا بھروسہ خدا پر کرے اور شب و روز دیدار ذات و صفات خدا کی طلب میں رہے، بہرحال توکل علی اللہ یعنے اللہ پر بھروسہ اللہ پر ایمان کا لازمہ ہے جس کا بھروسہ اللہ پر نہیں اس کو ایمان اللہ پر نہیں ہے اسی وجہ سے بحالت ایمان کسب کرنیکی پہلی حد یہی ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرے کسب پر نظر نہ کرے۔

کسب کی دوسری حد یہ ہے کہ پانچو وقت کی نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرے اس باب میں فرمان خدا ہے۔

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الرّاکعین (جز ۱ رکوع ۵) — اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور رکوع کیا کرو (نماز پڑھا کرو) رکوع کرنیوالوں (نماز پڑھنے والوں) کے ساتھ۔

جس طرح حکم خدا واقیموا الصلوٰۃ (اور قائم رکھو نماز) سے نمازوں کی ادائی کی حفاظت سب مومنوں پر فرض ہے اسی طرح وارکعوا مع الراکعین (اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ) سے نمازوں کی ادائی باجماعت فرض ہے بلا عذر شرعی تنہا نماز پڑھنا جائز نہیں پس مومن جو حالت کسب میں ہو اس کا کسب ایسا ہی ہونا چاہیئے جو کسی وقت کی نماز باجماعت ادا کرنے سے مانع نہ ہو جو کسب نماز باجماعت سے مانع ہو وہ از روئے حکم قرآن مومن کا کسب نہیں۔

Khuda Bakhsh Library
Acc. No. 17721
22/1/87

کسب کی تیسری حد یہ ہے کہ ہمیشہ یادِ خدا میں رہے اس باب میں فرمانِ خدا ہے۔

اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ (جزو ۴ رکوع ۱۱)

بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی آمد و شد میں بہتیری نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے اور غور کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں۔

نیز فرمانِ خدا ہے۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ (جزو ۵ رکوع ۱۲)

پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو اللہ کی یاد کرتے رہو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے۔

نیز فرمانِ خدا ہے۔

وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (جزو ۱۰ رکوع ۲)

اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ

ان آیات کے رو سے ذکرِ خدا ہمیشہ فرض ہے اور ذکرِ کثیر کے بغیر نجات کی امید نہیں پس جو کسب ذکرِ کثیر سے مانع ہو وہ مومن کا کسب نہیں۔

کسب کی چوتھی حد یہ ہے کہ حرص نہ کرے اتنی غذا جس سے زندگی برقرار رہ سکے اور اتنا کپڑا جس سے ستر عورت ہو سکے (مہرے زانو کے نیچے تک تن ڈھانک سکے) اس پر اکتفا کرے ضروری مقدار سے زیادہ حاصل کرنے کی جستجو حرص ہے اور ایسی حرص مومن کی صفت نہیں بلکہ کافروں کی صفت ہے جن کے حق میں فرمانِ خدا ہے۔

اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

تم کو غفلت میں رکھا بہتایت کی حرص نے یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔

مرتے دم تک اسی طمع میں رہنا کہ موجودہ مال و اولاد وغیرہ اسباب دنیا وی میں زیادتی ہو یہ صفت کافروں کی بیان ہوئی ہے مومنوں کی یہ صفت نہیں پس از روے حکم قرآن بحالت کسب ایمان سلامت رہنے کی یہی صورت ہے کہ حرص سے بچا رہے۔

کسب کی پانچویں حد یہ ہے کہ جو کچھ رزق خدا دے اس کا دسواں حصہ پورا خدا کی راہ

میں خرچ کرے۔ فرمانِ خدا ہے۔

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین (جز ۲ رکوع ۸)

اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں اور نیک سلوک کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے نیک سلوک کرنیوالوں کو۔

اس آیت کریمہ میں انفاق فی سبیل اللہ (خدا کی راہ میں خرچ کرنے) کا جو حکم ہے اس حکم کی تعمیل کما حقہٗ کی صورت ادائی عشر ہونا حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہؑ نے بحکم اللہ بیان فرمایا ہے چنانچہ نقل شریف ہے۔

حضرت میرانؑ فرمودند ہر چہ خدا تعالیٰ شمارا بدہد عشر بدہید (حاشیہ شریف صفحہ ۱۹۴)

حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو کچھ خدا تعالیٰ تمکو دے اس کا عشر راہ خدا میں دو۔

جس طرح فرمانِ خدا واتوا الزکوٰۃ اور اس کے مانند دیگر آیات سے مالداروں پر ہر سال زکوٰۃ کی ادائی فرض ہے اسی طرح فرمانِ خدا وانفقوا فی سبیل اللہ الخ اور اس کے مانند دیگر آیات سے خدا کی راہ میں رزق حاصل کو خرچ کرنا مالداروں کے سوا فقیروں اور مسکینوں پر بھی فرض ہے اس حکم انفاق کی تعمیل کما حقہٗ کی صورت ادائی عشر ہونے کا اشارہ اس آیتِ کریمہ میں ہے۔

من جاء بالحسنۃ فلہٗ عشر امثالھا (جز ۸ رکوع ۷)

جو کوئی نیکی لائے نیکی تو اس کے لئے اس کا دس گنا ہے

اس آیت شریفہ کے بموجب حضرت مہدی موعودؑ کے فرمان کے مطابق جو شخص اپنی ہر نئی آمدنی کا عشر کما حقہٗ یعنے پورا دسواں حصہ راہِ خدا میں دے، اپنی خیرات کا دس گنا اجر پاکر باقی رزق اس کے حق میں حلال طیب ہوجاتا ہے جس کے لئے محاسبہ نہیں، اور جو عشر سے کم دے باقی رزق اس کے حق میں حلال ہی رہتا ہے حلال طیب نہیں ہوتا اور اس کا محاسبہ اس کے ذمہ باقی رہتا ہے اور عشر سے زاید مقدار کا راہِ خدا میں دینا بحکم آیت کریمہ

فمن تطوع خیراً فھو خیر لہٗ (جز ۲ رکوع ۷)

پھر جو اپنی خوشی سے نیکی کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے

مستحب ہے فرض نہیں پس ایمان کی سلامتی کے ساتھ کسب کی حد یہی ہے کہ اپنی ہر نئی آمدنی کا دسواں حصہ پورا راہِ خدا میں دیا کرے۔

کسب کی تیسری حد یہ ہے کہ بندگان خدا کی صحبت میں رہے جن کی تعریف قرآن مجید میں اس طرح کی گئی ہے فرمانِ خدا ہے۔

وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون

اور بندے رحمٰن کے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر دبنگی سے اور جب ان سے بات کرنے لگیں جاہل لوگ تو کہیں کہ

قالوا سلاما ۝ والذين يبيتون لربهم
سجدا وقياما ۝ والذين يقولون ربنا
اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها
كان غراما ۝ انها ساءت مستقرا و
مقاما ۝ والذين اذا انفقوا لم يسرفوا
ولم يقتروا وكان بين ذلك قواما ۝
والذين لا يدعون مع الله الها آخر
ولا يقتلون النفس التي حرم الله
الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك
يلق اثاما ۝ يضعف له العذاب
يوم القيمة ويخلد فيه مهانا ۝ الا من
تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئك
يبدل الله سيئاتهم حسنت ط و
كان الله غفورا رحيما ۝ ومن تاب
وعمل صالحا فانه يتوب الى الله متابا ۝
والذين لا يشهدون الزور واذا
مروا باللغو مروا كراما ۝ والذين اذا
ذكروا بآيات ربهم لم يخروا
عليها صما وعميانا ۝ والذين يقولون
ربنا هب لنا من ازواجنا وذريتنا
قرة اعين واجعلنا للمتقين اماما
(جز ۱۹ رکوع ۴)

سلام اور وہ لوگ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے آگے سجدہ کرتے اور کھڑے اور وہ کہ جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم سے پرے رکھ دوزخ کا عذاب بیشک اس کا عذاب لازم ہو جانیوالا ہے بلاشبہ وہ بری قرارگاہ اور برا مقام ہے اور وہ لوگ کہ جب وہ خرچ کرنے لگیں تو نہ فضول خرچی کریں اور نہ تنگی کریں اور ان کا خرچ ان دونوں حالتوں میں میانہ ہے۔ اور وہ جو کہ نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود اور نہیں خون کرتے کسی جان کا کہ اللہ نے حرام کر دیا مگر جہاں چاہیے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کرے گا وہ ملے گا برے وبال سے۔ اس سے دگنا عذاب ہوگا قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں رہے گا خوار ہو کر مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا تو یہی لوگ ہیں کہ اللہ بدل دیگا انکی برائیوں کو بھلائیوں سے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو بیشک وہ رجوع کرتا ہے اللہ کی طرف اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب گذرتے ہیں بیہودہ مشغلہ پر تو گذر جاتے ہیں بزرگانہ طریقہ پر اور وہ لوگ کہ جب انکو نصیحت کی جاتی ہے۔ انکی پروردگار کی آیتوں سے تو ان پر نہیں گرتے بہرے اندھے ہو کر۔ اور وہ لوگ کہ جو کہتے ہیں اے پروردگار ہمکو عنایت فرما ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک اور ہم کو بنا پرہیزگاروں کا پیشوا۔

خلاصہ ان آیات شریفہ کے مضامین کا یہ ہے کہ بندگان خدا کہلانے کے مستحق دراصل وہی لوگ ہیں جو دینداری پر ثابت قدم اور بیدینی سے دور ہیں اور دوسروں کو دینداری کی طرف مائل کرنیکی رغبت

رکھتے ہیں بحالت کسب ایسے اشخاص کی صحبت میں رہنے ہی میں ایمان کی سلامتی ہے اور اسی صورت میں ترک دنیا اور خدا کی طلب میں ہجرت اور صادقین یعنے پیشوایانِ دین کی صحبت نصیب ہوگی۔

کسب کی ساتویں حد یہ ہے کہ ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرے۔ اپنے آپکو ملامت کرنیوالا نفس ہی مومن کا نفس ہے جس کی قسم خداوند تعالیٰ نے کھائی ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

ولا اقسم بالنفس اللوّامة۔

اور قسم کھاتا ہوں ملامت کرنیوالے نفس کی

اپنے نفس کو برا ٹھیرانا اور قابل ملامت سمجھنا پیغمبروں اور سب مومنوں کی خاص صفت ہے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قول قرآنِ مجید میں مذکور ہے۔

وما ابرّئ نفسی انّ النفس لامّارة بالسّوٓ الّا ما رحم ربّی انّ ربی غفور رحیم ۝

اور میں پاک نہیں کہتا اپنے آپکو نفس تو ہمیشہ حکم کرتا ہے بدی کا مگر جس وقت رحم کرے میرا پروردگار بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

پس کسب کی حالت میں ایمان کی سلامتی کی حد یہی ہے کہ ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرے ورنہ مغرور ہوگا اور ایمان سے دور ہوگا۔

کسب کی آٹھویں حد یہ ہے کہ دونوں وقتوں کی حفاظت کرے یعنے نماز فجر سے طلوع آفتاب تک اور نماز عصر سے عشا تک کا وقت سوائے یادِ خدا کے کسی دنیاوی کام میں صرف نہ کرے اس باب میں فرمانِ خدا ہے۔

واذکر ربّك فی نفسك تضرّعا وّخیفةً ودون الجهر من القول بالغدوّ والاٰصال ولا تکن من الغفلین (جزء ۹ رکوع ۱۴)

اور اپنے پروردگار کی یاد کرتا رہ جی ہی جی میں گڑگڑاتا اور ڈرتا ہوا اور دھیمی آواز سے بولنے میں صبح اور شام اور نہ رہ غافل۔

حضرت مہدی علیہ السلام کا یہ فرمانِ مبارک کہ مومن آنکس است کہ بہمہ حال بالغدو والآصال در توجہ حق تعالیٰ باشد (حاشیہ شریفیہ)

مومن وہی شخص ہے جو ہر حال صبح شام کے اوقات میں حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔

مذکورۂ بالا آیتِ کریمہ کا خلاصہ ہے پس بحالت کسب ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ یادِ خدا سے غافل نہ ہو اور خصوصاً صبح اور شام کی گھڑیوں میں یادِ خدا ہی میں رہے۔

کسب کی نویں حد یہ ہے کہ اذان کے بعد کام کرنا جائز نہیں اگر کرے تو وہ کسب حرام ہوگا اس باب میں فرمانِ خدا ہے۔

یاایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع (جزء ۲۸ رکوع ۱۲)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب اذان دی جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو لپکو اللہ کے ذکر کی طرف اور چھوڑ دو خرید و فروخت ۔

اس آیت کریمہ کے رو سے اذان کی آواز سنکر دنیاوی کام کاج کو فوراً چھوڑ دینا فرض اور اس میں لگے رہنا حرام ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اذان پنجگانہ نمازوں کے لئے بھی ہر مسجد میں ان کے اوقات پر شرط ہے فرق یہ ہے کہ جہاں حکومت اسلامی ہے وہاں حاکم وقت کی جانب سے مقرر کردہ مساجد جامعہ ہی میں جمعہ کے دن خطیب مقرر کے حکم سے اذان دی جاتی ہے جو حاکم وقت کی جانب سے خطبہ سنانے پر مامور ہوا کرتا ہے اور سب مساجد میں پنجگانہ نمازوں کے لئے اوقات مقررہ پر اذانیں دی جاتی ہیں بہرحال اذان کی آواز کو سنتے ہی دنیاوی کام کو چھوڑ کر نماز کے لئے جانا ہر مومن پر حکم خدا سے فرض ہے اور بحالت کسب ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ اذان سنتے ہی نماز کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور نماز ادا کرے ۔

کسب کی دسویں حد یہ ہے کہ جھوٹ نہ بولے اور جو کچھ قرآن میں آیا ہے بجالائے اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے ان سے پرہیز کرے ۔ جھوٹ کی ممانعت کے باب میں یہ آیت کریمہ ہے ۔

واجتنبوا قول الزور (جزء ۱۷ رکوع ۱۱)

اور بچتے رہو جھوٹ بولنے سے

نیز جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت متعدد آیات قرآنی سے ثابت ہے پس بحالت کسب ایمان کی سلامتی کے لئے یہ بھی لازمی ہے کہ جھوٹ بولنے سے بچا رہے نیز قرآن کے تمام اوامر کی بجا آوری اور تمام نواہی سے پرہیز کے باب میں فرمان خدا ہے ۔

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب ۔
(جزء ۲۸ رکوع ۴)

اور جو کچھ تمکو پیغمبر دے سو لے لو اور جس چیز سے منع کرے سو باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کی مار بہت سخت ہے ۔

بحمد اللہ تمام ہوا رسالہ شرح حدود کسب بتاریخ ۲۲ ماہ صفر روز جمعہ بوقت ظہر سنہ ۱۳۹۱ھ

راقم

فقیر حقیر سید خدا بخش رشدی مہدوی ابن حضرت میاں سید ولاور عرف مبارک حضرت گوری میاں صاحب